یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

ساون کے اندھوں کو مغربی تہذیب انتہائی ماڈرن دکھائی دیتی ہے اور وہ غیر اسلامی رسموں و تہواروں کے لئے اپنی چشم کو روشن اور دل کو شاد کر لیتے ہیں۔ ایک دور تھا کہ جب سرخ آندھی آتی تھی تو لوگ سہم جاتے تھے کہ کہیں قتل ہوا ہے اور توبہ و استغفار شروع کر دیتے تھے۔ آج ہر طرف مسلمان لہو رنگ ہیں لیکن اہلِ وطن کی بے حسی کبھی بسنت کی زردی میں ڈھل جاتی ہے اور کبھی ویلنٹائن ڈے کی سرخ آندھی بن کر چھا جاتی ہے۔ حالیہ چند برسوں میں عیسائیوں کی شیطانی رسم ویلنٹائن ڈے کو پاکستان میں بھی منایا جانے لگا ہے اور یہ سلسلہ دن بدن دراز ہوتا چلا جا رہا ہے خصوصاً نوجوان طالبات میں سرخ لباس، سرخ جوتے، سرخ پھول، کارڈز، ٹیڈی بیئر، سیب اور چاکلیٹ کے ساتھ ساتھ دل کی شکل گھڑیاں اور پکچر فریم اس واہیات رسم کے خاص اجزائے ترکیبی ہیں۔

کشمیر، فلسطین، افغانستان اور عراق وغیرہ مسلمانوں کے خون سے رنگ آلود ہیں مگر ویلنٹائن ڈے کے موقع پر سرخ اشیاء سے مسلمانوں کے ہاتھ بھرے ہوتے ہیں۔ پاکستان کی پچاس فیصد سے زائد آبادی زندگی کی بنیادی ضروریات بھی حاصل نہیں کر پاتی مگر چند امیر زادے نام و نمود اور عیاشی کے نام پر اس مشرکانہ اور کافرانہ رسم پر اربوں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ خونِ مسلم کے بہنے پر تو افسوس نہیں اور نہ ہی اظہار ہوتا ہے مگر ٹیلی ویژن، اخبارات وغیرہ کے ذریعے اس بیہودہ اور فحاشی پر مبنی رسم کی نمائش، اشتہار بازی اور ترغیب بخوبی دی جاتی ہے۔

کیا اب بھی غیرتِ مسلم بیدار نہ ہوگی؟

محبت کرنے والوں کے چہروں پر کالک مل دیں گے، شیو سینا

نئی دہلی (اے ایف پی) شیو سینا کے ہندو انتہا پسندوں نے دھمکی دی ہے کہ وہ ویلنٹائن ڈے کے موقع پر ملک بھر میں محبت کرنے والوں کے چہروں پر کالک مل دیں گے، انتہا پسند ہندو نوجوانوں کے کئی گینگ ممبئی کے دکانداروں کے پاس گئے اور انہوں نے دکانداروں سے کہا کہ وہ محبت یا دوستی کے کارڈ فروخت نہ کریں ورنہ انہیں سنگین نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ شیو سینا کے تقریباً 70 انتہا پسندوں نے جنوبی ممبئی کے ایک کالج کے باہر سینکڑوں ویلنٹائن کارڈز نذرِ آتش کر دیئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد کالج کے طلبہ پر واضح کرنا ہے کہ وہ اس موقع پر احتیاط سے کام لیں اور جذباتی انداز میں یہ دن نہ منائیں۔ پریشد کا کہنا ہے کہ سرِ عام محبت کا مظاہرہ ایک فحش حرکت اور غیر ملکی روایت ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی، ہفتہ 14 رفروری 2004ء)

ویلنٹائن ڈے : تاریخ کے آئینے میں

ویلنٹائن ڈے سے جو کہ ۱۰ سے ۱۶ رفروری تک منایا جاتا ہے، کئی روایات منسوب ہیں۔ تیسری صدی کے رومیوں کا یقین تھا کہ اگر وہ ہر سال فروری میں اپنے دیوتا Lupercus کو سرخ رنگ کے نذرانے پیش کریں تو ان کے ڈھور ڈنگر بھوکے بھیڑیوں سے محفوظ رہیں گے۔ اس موقع پر ایک ڈبے میں علاقے کی تمام نوجوان لڑکیوں کے نام لکھ کر ڈالے جاتے تھے اور لاٹری کے ذریعے منتخب ہونے والی لڑکی کو پورے سال کے لئے پادری کی خدمت کے لئے وقف کر دیا جاتا تھا۔ یہ عمل Juno Februato نامی دیوی کو خوش کرنے کے لئے کیا جاتا تھا اور کئی پادریوں میں یہ ''اعزاز'' پانے والا پادری ویلنٹائن کہلاتا تھا جس کا مطلب ہے عزیز ترین ہستی۔ اسی دوران روم کے بادشاہ Claudius نے اپنے ملک کو درپیش جنگوں سے نمٹنے کے لئے مردوں کو فوج میں بھرتی کرنا شروع کیا تو اس وقت کے نوجوان پادری سینٹ ویلنٹائن نے چوری چھپے ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کرنا شروع کردی جو جنگ سے بھاگنے اور مردوں اور عورتوں کی دوستی کا باعث بننے لگا۔ راز کھل جانے پر بادشاہ نے اس جرم کی پاداش میں سینٹ ویلنٹائن کو ۱۴ رفروری ۲۷۰ء میں قتل کرادیا اور یوں اس پادری کے پیشرو اس دن کو اس کی یاد میں مناتے ہیں۔

افسوس کہ اب وطنِ عزیز میں بھی اس دن کو کمرشلائز کر کے منایا جارہا ہے۔ گزشتہ برس گل فروشوں نے سرخ گلاب کے ایسے گلدستے جو عام طور پر ۶۰ روپے میں مل جاتے ہیں ۳۰۰ سے ۴۰۰ روپے تک میں فروخت کئے۔ روم کے لوگ سرخ گلاب بطورِ مقدس پھول اپنی محبت اور خوبصورتی کی دیوی وینس کی نذر کرتے تھے۔ اسی طرح کیوپڈ بھی ویلنٹائن کا خصوصی امیج اور علامت ہے اور رومن عقیدے کی رو سے وینس کا بیٹا ہے۔ یوں یہ پوری کی پوری رسم شرک اور توہم پرستی کی غلاظت سے لتھڑی ہوئی ہے۔ جس کی ہماری شریعت کی رُو سے ہماری معاشرت میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ یہ عشق و عاشقی کے فروغ کا ایک بے ہودہ سلسلہ ہے جو انسان کے دل و دماغ اور قیمتی وقت کو قطعی غیر ضروری اور بے تکے مشغلے میں مشغول رکھتی ہے۔ یہ نہ صرف نئی نسل کو راہِ راست سے بھٹکانے کا باعث بن رہی ہے بلکہ ان تعلیمات سے دور کرنے کا سبب بھی ہے جو ہمارا دین ہمیں دیتا ہے۔

ویلنٹائن ڈے : اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

ویلنٹائن ڈے دراصل رومیوں کی ایک مشرکانہ رسم کی یاد ہے جس کے تحت وہ اپنے دیوتا کو خوش کرنے کے لئے مختلف رسومات کے تحت مناتے تھے پھر عیسائیوں نے اس رسم کو ویلنٹائن کے نام سے آگے بڑھایا۔ آج اس رسم کے مظاہر کچھ یوں ہیں :

☆ لڑکے اور لڑکیوں کا آزادانہ ملاپ ☆ تحائف اور کارڈز کا تبادلہ

☆ موسیقی، ڈانس، شراب نوشی ☆ اسراف اور فضول خرچی

اسلام تو !

☆ نگاہوں کی حفاظت کا حکم دیتا ہے

☆ حجاب کی تلقین کرتا ہے

☆ زنا پر پابندی اور ارتکاب پر سزا بیان کرتا ہے

☆ فضول خرچی سے منع کرتا ہے

☆ نکاح کے پاکیزہ بندھن کے ذریعے عفت اور پاکیزگی کے حصول کا درس دیتا ہے

☆ مشرکین کی مخالفت کا اور یہود و نصاریٰ کی دوستی سے اجتناب کا حکم دیتا ہے

تو کیا !!

فحاشی، فضول خرچی اور وقت کے ضیاع پر مشتمل ویلنٹائن ڈے کی مشرکانہ و کافرانہ رسم کی اجازت اسلام دے سکتا ہے؟

ویلنٹائن ڈے - حقیقت اور افسانہ

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے مطابق ''یوم ویلنٹائن'' کے بارے میں تاریخ دو مختلف موقف بیان کرتی ہے۔ یہ دونوں ایک ہی ہستی سینٹ ویلنٹائن کے حوالے سے بیان ہوتے رہے:

Valentine was a Roman priest and patron of lovers, who was martyred during the sack of Rome and prersecution of Christians by claudius II, and was buried in Rome. A bishop of Terini (Italy), martryed in Rome and his remains were taken back to Terini.

اس کے ساتھ ساتھ ایک تیسرا معمہ بھی اس یوم کے ساتھ ملحق ہو گیا

The Lupercalia was a pegan feast celebrated on February 15 in honour of the pastoral gol lupercalis, who had many love affairs with nymphs and goddesses. During that feast names of young women were put in a pot and draw was held. Young men then drew these names and those that matches each other stayed together for the rest of the year, which began in March.

The lupercalia was abolished by pope Gelasius! in the 5th century, but the tradition allowed to merge with the celebrations of February 14 at Valentine feast day.

''یوم ویلنٹائن'' کے حوالے سے یہ تمام خرافات تاریخ کے دفتر میں یقیناً موجود ہیں مگر حقیقت مکمل طور پر غائب ہے۔W-Leeruth اپنی شہرہ آفاق کتاب ''اے ہسٹری آف ویلنٹائن'' میں لکھتا ہے :

The sending of love notes on February 14 arose in the late middle ages and appeared to have been accidental.

With the passage of time the variety of Valentine's Day cards and purchasers have been increasing. Most of the cards carry the pictures of traditional deep red heart, lovers knot, flowers, cartoons of animals making faces and other characters.

''یوم ویلنٹائن'' 14 فروری کو پوری دنیا میں یومِ محبت کے طور پر منایا جاتا ہے۔اس کے آغاز کے بارے میں مختلف روایات مشہور ہیں۔

بعض کے نزدیک یہ وہ دن ہے جب سینٹ ویلنٹائن نے روزہ رکھا تھا اور لوگوں نے اسے محبت کا دیوتا مان کر یہ دن اسی کے نام کر دیا۔ کئی لوگ اسے کیوپڈ (محبت کے دیوتا) اور وینس (حسن کی دیوی) سے موسوم کرتے ہیں جو کیوپڈ کی ماں تھی۔ یہ لوگ کیوپڈ کو ویلنٹائن ڈے کا مرکزی کردار کہتے ہیں۔ تاریخی شواہد کے مطابق ویلنٹائن کے آغاز کے آثار قدیم رومن تہذیب کے عروج کے زمانے سے چلے آرہے ہیں، 14 فروری کا دن وہاں رومن دیوی، دیوتاؤں کی ملکہ جونو کے اعزاز میں یومِ تعطیل کے طور پر منایا جاتا تھا۔ اہلِ روم ملکہ جونو کو صنف نازک اور شادی کی دیوی کے نام سے موسوم کرتے ہیں جبکہ 15 لیوپرکس دیوتا کا دن مشہور تھا اور اس دن اہلِ روم جشن زرخیزی مناتے تھے۔ جشن کی سب سے مشہور چیز نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے نام نکالنے کی رسم تھی۔ ہوتا یوں تھا کہ اس رسم میں لڑکیوں کے نام لکھ کر ایک برتن میں ڈال دیئے جاتے اور وہاں موجود نوجوان اس میں باری باری پرچی نکالنے اور پھر پرچی پر لکھا نام جشن کے اختتام تک اس نوجوان کا ساتھی بن جاتا جو آخر کار مستقل بندھن یعنی شادی پر ختم ہوتا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق شہنشاہ کلاڈیس دوم کے عہد میں روم کی سرزمین مسلسل جنگوں کی وجہ سے کشت وخون اور جنگوں کا مرکز بنی رہی اور یہ عالم ہوا کہ ایک وقت کلاڈیس کی اپنی فوج کے لئے مردوں کی بہت کم تعداد آئی جس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ روم کے نوجوان اپنی بیویوں کو ہم سفروں کو چھوڑ کر پردیس لڑنے کے لئے جانا پسند نہ کرتے تھے۔ اس کا شہنشاہ کلاڈیس نے یہ حل نکالا کہ ایک خاص عرصے کے لئے شادیوں پر پابندی عائد کردی تاکہ نوجوانوں کو فوج میں آنے کے لئے آمادہ کیا جائے۔ اس موقع پر سینٹ ویلنٹائن نے سینٹ ماریس کے ساتھ مل کر خفیہ طور پر نوجوانوں کی شادی کروانے کا اہتمام کیا۔ ان کا یہ کام چھپ نہ سکا اور شہنشاہ کلاڈیس کے حکم پر سینٹ ویلنٹائن کو گرفتار کرلیا گیا اور اذیتیں دے دے کر 14 فروری 270ء کو اور بعض روایتوں کے مطابق 269ء میں قتل کر دیا گیا۔ اس طرح 14 فروری ملکہ جونو، جشن رزخیزی اور سینٹ ویلنٹائن کی موت کے باعث اہلِ روم کے معتبر ومحترم دن قرار پایا۔ سینٹ ویلنٹائن نام کا ایک معتبر شخص برطانیہ میں بھی تھا۔ یہ بشپ آف ٹیرنی تھا جسے عیسائیت پر ایمان کے جرم میں 14 فروری 269ء کو پھانسی دے دی گئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ قید کے دوران بشپ کو جیلر کی بیٹی سے محبت ہوگئی اور وہ اسے محبت بھرے خطوط لکھا کرتا تھا۔ اس مذہبی شخصیت کے ان محبت ناموں کو ''ویلنٹائنز'' کہا جاتا ہے۔ چوتھی صدی عیسوی تک اس دن کو تعزیتی انداز میں منایا جاتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اس دن محبت کی یادگار کا رتبہ حاصل ہوگیا اور برطانیہ میں اپنے منتخب محبوب اور محبوبہ کو اس دن محبت بھرے خطوط پیغامات کارڈز اور سرخ گلاب بھیجنے کا رواج چل پڑا۔ برطانیہ سے رواج پانے والے اس دن کو بعد میں امریکہ اور جرمنی میں بھی منانے کی روایت تھی۔ 14 فروری کو سینٹ ویلنٹائن سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔ جو تیسری صدی عیسوی میں روم میں ویلنٹائن نام کے ایک پادری تھے اور راہبہ کی زلف رہ گیر کے اسیر ہوئے اور جوشِ عشق میں سب کچھ کر گزرے۔ کلیسا کی روایات کی یوں دھجیاں اڑانے پر ان کا حشر وہی ہوا جو عموماً ہوا کرتا ہے یعنی انہیں قتل کر دیا گیا۔ بعد میں کچھ منچلوں نے ویلنٹائن صاحب کو ''شہید محبت'' کے درجہ پر فائز کرتے ہوئے ان کی یاد میں دن منانا شروع کر دیا۔ آج کل یورپ اور امریکہ میں ویلنٹائن ڈے کیسے منایا جاتا ہے اور اس کو منانے والے دراصل کون ہیں؟ اس کی تفصیلات جاننے کے بعد اس رسم کو محض ''یومِ محبت'' سمجھنا درست نہیں ہے۔ یہ تہوار ہر اعتبار سے اوباشی یا یوم اباحیت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ ہمارے ایک فاضل دوست جو امریکہ میں ایک معروف یونیورسٹی میں پڑھانے کا اعزاز بھی رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے چشم

دیدواقعات کی روشنی میں اس کا پس منظر بیان کیا کہ حالیہ برسوں میں امریکہ اور یورپ میں اس دن کو جوش وخروش سے منانے والوں میں ہم جنس پرستی میں مبتلا نوجوان لڑکے اور لڑکیاں پیش پیش تھیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سان فرانسسکو میں ویلنٹائن ڈے کے موقع پر ہم جنس پرست کے برہنہ جلوس دیکھے۔ وہاں یہ ایسا دن سمجھا جاتا ہے جب محبت کے نام پر جنسی انارکی کا بدترین مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے یہ دوست آج کل لاہور میں ایک پرائیوٹ لاء کالج کے پرنسپل ہیں۔ ایک جدید روشن خیال اور وسیع المطالعہ شخص ہونے کے ساتھ ساتھ انہوں نے پاکستان میں ''ویلنٹائن ڈے'' منانے والوں کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا کہ ''میرا جی چاہتا ہے کہ اس دن منانے کے لئے جہاں جہاں اسٹال لگائے گئے ہیں انہیں آگ لگادوں''۔ ہمارے خاندانی نظام میں عورت کو جو احترام حاصل ہے اس کے پیشِ نظر اس کی شادی بیاہ کا اہتمام اس کے خاندان کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے۔ ویلنٹائن ڈے ہر اعتبار سے یوم اوباشی ہے اس کا اصل مقصد ناجائز تعلقات کو فروغ دینا بلکہ انہیں تقدس عطا کرنا ہے۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے ہاں نوجوان نسل کو اس خرافات کے مضمرات سے آگاہ نہیں کیا جارہا ہے۔ اس یوم کے حوالے سے منعقدہ تقریبات کو جس طرح کوریج دی گئی ہے اس سے اس کے مزید بڑھنے کے امکانات پیدا ہوگئے ہیں۔ ہمارے وہ دانشور جو اسلامی کلچر کے مقابلے میں برصغیر کے قدیم کلچر کے احیاء کا پرچار کرتے ہیں مغربی تہذیب کے اس حیا سوز تہوار کے خلاف آخر خاموش کیوں ہیں؟ ہندوستان کی بعض ہندو تنظیموں بشمول کانگریس نے ویلنٹائن ڈے کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے لیکن ہمارے ہاں مذہبی تنظیموں اور مقامی کلچر سے محبت کرنے والے دانشوروں نے اس طرح مظاہرے نہیں کئے ان کی خاموشی کو کیا نیم رضامندی سمجھ لیا جائے؟ مغرب کی ثقافتی استعماریت کا اس قدر غلبہ ہے کہ ہماری قوم کے اندر بے حسی پیدا ہوتی جارہی ہے۔ (عزیزالرحمٰن ثانی......کراچی)

(مراسلہ: روزنامہ جنگ کراچی، ہفتہ 14 فروری 2004ء)